AL-MISBAH RESEARCH JOURNAL

Al-Misbah, **Vol. 3, No. 3**(2023),57-68
https://almisbah.info/

خاندانی نظام میں عدمِ مساوات: اسباب ووجوہ اور تدارک (قرآن وسنت کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ)

*Saiqa Gulnaz
** Dr.Asim Iqbal

ABSTRACT

Islam is a complete code of life which provides guidance in every field of life. Like other areas of life, Islam provides clear rules and regulations regarding family life. The main purpose of this paper is to present a solution to inequality in the family system in the light of Quran and Sunnah. In the modern era, the Muslim family system is suffering from inequality in many respects, among which there is lack of justice and equality between different members of the family. A son and a daughter born in the same house are treated differently. The trend of inequality in education, marriage, distribution of inheritance and love is increasing day by day. On the other hand, the principles of equality are often violated with respect to the rights of the parents by the children. Islam commands parents to treat their children equally and teaches children to treat their parents well.

Keywords: family, importance and utility, inequality, reasons, Islamic teachings

ا:۔ تمہید

آنحضور ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے دنیا ظلم واستحصال کی آماجگاہ تھی۔ ہر طرف ظلم وبربریت کا راج تھا اعلیٰ طبقے اور قبیلے کے لوگ عام لوگوں پر زیادتی کو اپنا حق سمجھتے تھے۔ اپنی بیٹیوں تک کو زندہ درگور کر دیتے تھے۔ ان حالات میں آپ ﷺ نجات دہندہ بن کر تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے اس نظام کی نفی کی اور مساوات پر مبنی معاشرے کی بنیاد رکھی۔ سب کو برابر کے حقوق عطا کیے ظلم کی دیوار کو پاش پاش کیا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نوید سنائی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ[1]

اے لوگو! بلاشبہ ہم نے پیدا فرمایا تم سب کو ایک مرد اور ایک عورت سے، اور بنا دیا تمہیں کئی شاخیں اور کئی قبیلے، تاکہ باہم پہچان رکھو۔ بیشک تمہارا زیادہ عزت والا اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ خدا سے ڈرنے والا ہے۔

علی بن محمد اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

*M.Phil in Islamic studies, National University of Modern Languages Islamabad.
** Assistant Professor, Faculty of Arabic & Islamic Studies, Mohi-ud-Din Islamic University Nerian Sharif AJK.

ISSN-Online: 2790-8828
ISSN-Print: 2790-881X

وجَعلْنَاكُم شُعُوباً وقبآئل لتعرفُواْ فبين أن الشعوب والقبائل للتعارف لا للافتخار إنَّ أَكْرَمكُم عندَ اللَّه أَتْقَاكُم إن أفضلكم , والكرم بالعمل والتقوى لا بالنسب[۲]

کہ ہم نے تمارے قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ پس واضح ہوا کہ قومیں اور قبیلے تعارف کے لیے بنائی گئی تھی نہ کہ فخر کے لیے اور فضیلت، شرافت اور برتری عمل اور تقویٰ سے ظاہر ہوتی ہے نسب سے نہیں۔

اس تفسیر سے معلوم ہوا کہ سب کو آدم اور حوا سے پیدا کیا گیا ہے۔ اس لیے سب کی اصل ایک ہی ہے جب اصل ایک ہے تو فخر کی کوئی معقول وجہ نہیں ہے۔ اور یہ قبائل تو ایک دوسرے کی پہچان کے لیے بنائے گئے تھے تم ان پر فخر کرنے لگے اور خاص تو وہ ہے جو صاحب تقویٰ ہے۔ آیت مبارک میں وضاحت کے ساتھ بتا دیا گیا کوئی انسان یہاں پر اپنے نسب کی وجہ سے خاص نہیں ہے بلکہ خدا سے ڈرنے والا اور اس کے احکامات کو ماننے والا ہی اہم ہے۔ آپ ﷺ نے مساوات کی اعلیٰ مثال قائم کی اور خطبہ حجتہ الوداع کے موقع پر فرمایا:

يايُّها النَّاسُ إنَّ ربَّكُم واحدٌ و إنَّ أَبَاكُم واحدٌ لاَ فضْلَ لعربِيٍ علَى عَجَميٍ إلاَّ بالتَّقْوى[۳]

لوگو! تمھارا ربّ ایک ہے اور تمھارا باپ ایک ہے،۔ خبردار! کسی عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت نہیں مگر جو متقی ہو۔

آپ ﷺ نے معاشرے کو ہر قسم کی برائی سے پاک کیا اور مساوات کا درس دیا۔ لیکن آج کا انسان اس درس کو فراموش کر چکا ہے یہاں تک کہ معاشرے کی چھوٹی اکائی خاندان بھی عدم مساوات کا شکار ہے۔ اس مقالے میں خاندان کا مفہوم اور اس کی اہمیت پر بحث کی جاتی ہے، نیز خاندان میں عدم مساوات کی وجوہات بیان کرتے ہوئے ان کے تدارک کے لیے لائحہ عمل بھی پیش کیا جاتا ہے۔

۲:۔ خاندان تعارف

مولوی فیروز الدین اور سید احمد دہلوی خاندان کی لغوی تعریف میں لکھتے ہیں: خاندان فارسی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی گوت، گھرانا، نسل، قبیلہ۔[۴] نسل، قبیلہ، گھرانہ، کنبہ کے ہیں۔[۵]

خاندان کو عربی میں اسرہ کہتے ہیں جس کا مادہ ا، س، ر ہے۔ محمد بن عبد الرزاق اسرہ کی تعریف میں لکھتے ہیں:

"أَقاربُ الرَّجلِ من قبَل أَبيه"[۶]

آدمی کے اس کے باپ کی طرف سے رشتہ داروں کو اسرہ کہتے ہیں۔

موسوعتہ الفقھیہ میں اسرہ کی تعریف یوں ہے:

"أسرة الإنسان عشيرته ورهطه الأدنون، مأخوذ من الأسر، وهو القوة، سموا بذلك لأنه يتقوى بهم، والأسرة : عشيرة الرجل وأهل بيته"[۷]

انسانی خاندان، اس کی آل اولاد اور باپ کی طرف سے قریبی رشتہ داروں کو کہا جاتا ہے۔ اور اسرۃ اسر سے ماخوذ ہے اور اسر قوت کو کہا جاتا ہے اس کو یہ نام اس لیے دیا گیا کہ انسان اپنی آل اولاد کے ذریعے سے قوت محسوس کرتا ہے اور آدمی کے اپنے گھر والوں کی گزر بسر کے انتظام کو "اسرۃ" کہتے ہیں۔

درجہ بالا تعریفات سے معلوم ہوا اسرۃ میں عورت کی طرف سے نہیں بلکہ مرد کی طرف سے رشتہ دار شامل ہیں۔ جو باپ کے رشتہ دار ہیں وہی بچے کا خاندان ہے۔ جن میں دادا، دادی، چچا، چچی، پھوپھی، چچازاد اور پھوپھی زاد وغیرہ آتے ہیں۔ والدین اور بہن بھائی بھی خاندان ہی کہلاتے ہیں۔

۳۔ خاندانی نظام کی اہمیت:

معاشرے کی اہم اور بنیادی اکائی خاندان ہے۔ خاندان کی خوشحالی یا بربادی کا اثر معاشرے پر پڑتا ہے۔ فلاحی و مستحکم معاشرے کی بنیاد صالح، خوشحال اور مضبوط خاندان ہے۔ خاندان کی خوشحالی میں معاشرے اور قوم کی ترقی و خوشحالی مضمر ہے اس لیے دین اسلام نے بھی خاندان کی اہمیت اور استحکام پر خصوصی زور دیا ہے۔ قرآن کے ایک تہائی احکام خاندان سے متعلق ہیں۔ ارشاد باری تعالی ہے:

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاۗءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ[8]

اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو۔

﴿وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً﴾[9]

اور بیشک بھیجا ہم نے کئی رسول تم سے پہلے اور کئے ہم نے ان کی بیویاں اور اولاد۔

ڈاکٹر خالد علوی خاندان کی اہمیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "خاندان ایک ایسا ادارہ ہے جس کے ذریعے معاشرتی تربیت ہوتی ہے اور انسانی رویے پروان چڑھتے ہیں- خاندان ہی وہ ادارہ ہے جو فرد کو اپنے فرائض کا احساس دلاتا ہے- اسے فرق مراتب کا شعور بخشتا ہے- اگر خاندان کا استحکام کم ہو جائے تو انسانی طرز عمل، معاشرتی فرائض کا شعور اور افراد معاشرہ کے مراتب کا یقین سب کچھ ختم ہو جائے گا-"[10]

معلوم ہوا کہ خاندان انسان کو ذمہ دار بناتا ہے اسے فرائض کا احساس دلاتا ہے۔ نہیں تو انسان کو اپنی ذمہ داری کا شعور کبھی نہ ہو۔ جلال الدین عمری لکھتے ہیں:

> "خاندان ریاست کی بنیاد، ابتدائی منزل اور اساس ہے کیونکہ ایک خاص نہج پر اسی ریاست کی تنظیم و تشکیل سے معاشرہ وجود میں آتا ہے اور معاشرے کی عمارت قائم ہوتی ہے اور عمارت کی پائیداری اور استحکام کے لیے ضروری ہے کہ بنیاد بھی مضبوط ہونی چاہیے"[11]

مولانا جلال الدین عمری کے بقول معاشرے کی عمارت خاندان کی وجہ سے قائم ہوتی ہے معاشرے کی مضبوط عمارت کے لیے ضروری ہے کہ خاندان مستحکم ہو۔ ایک خاندان تب ہی مستحکم ہوتا ہے جب اس کی جڑ مضبوط ہو اور خاندان کی جڑ اور اصل میاں بیوی ہیں۔

3.1:۔خاندان کی بنیاد

خاندانی زندگی مرد اور عورت کے درمیان ایک مضبوط معاہدے کی صورت میں پیدا ہوتی ہے- اور اسلام اس کے مقام و بقا کی خواہش رکھتا ہے- دوام اسی صورت ممکن ہے جب میاں بیوی ایک دوسرے کے حقوق کی اہمیت رکھتے ہوں گے- اور اسی میں زندگی کی الفتیں اور محبتیں پوشیدہ ہیں- جس طرح معاشرے کی بنیاد خاندان ہے اس طرح خاندان کی بنیاد میاں بیوی ہیں۔ اسلام نے نکاح میں خاندان کی بقا رکھی۔ رضیہ مدنی اس حوالے سے لکھتی ہیں:

"نکاح سے انسان معاشرے کا بنیادی اور اہم ترین یونٹ بناتا ہے- جو اولاد سے مکمل ہوتا ہے- اولاد سے انسان کی محبت فطری ہوتی ہے- اللہ تعالی نے یہ محبت اس کی فطرت میں ڈالی ہے، ہمیشہ سے ہے اور قیامت تک رہے گی"[۱۲]

مرد اور عورت جس طرح خاندان کی بنیاد ہیں اس طرح ان کی اولاد سے بھی خاندان تشکیل پاتا ہے اور خاندان مضبوط تبھی ہو گا جب اس کے افراد ایک دوسرے سے پیار و محبت سے رہیں گے۔

3.2:۔روحانی سکون کے حصول کا ذریعہ:

روحانی سکون میاں بیوی اور بچوں کی پر سکون رفاقت میں پوشیدہ ہے۔ اور خاندانی زندگی روحانی سکون و اطمینان کا باعث ہے۔ شبیر حسین لکھتے ہیں:

"متوازن کردار گھر کی چار دیواری کی زینت ہے بشرطیکہ گھر میں سکون ہو اور سکون افراد کے پیار سے حاصل ہوتا ہے۔ مغربی ممالک کے گھرانوں نے کھلی چھٹی دے کر "نئی نسل" پر جنسی جنون طاری کر دیا ہے۔"[۱۳]

گھر کا سکون خاندان کی بقا اور اہمیت میں اتنا ہی کردار ادا کرتا ہے جتنا خاندان عائلی زندگی کی مضبوطی میں ادا کرتا ہے- باہم افراد کامل جل کر اکٹھے ایک دوسرے کے دکھ درد میں اور خوشی میں شریک ہونا افراد کو بے پناہ سکون مہیا کرتا ہے- مغرب میں خاندان سے عدم توجہی کے رویے نے خاندانی زندگی کو بھی کمزور کر دیا ہے۔

۴:۔خاندانی نظام میں عدم مساوات کی وجوہات

خاندان کے مفہوم سے واضح ہوتا ہے کہ جہاں یہ لفظ اپنے اندر وسیع مفہوم رکھتا تھا وہاں پر آج خاندان کے دائرہ کار کے محدود ہونے کے ساتھ ساتھ اس میں مساوات کا فقدان بھی نظر آ رہا ہے۔ ایک ہی گھر میں رہنے والے لوگ ایک دوسرے کو برداشت نہیں کر پا رہے ہیں جس کی کہیں وجوہات ذیل میں پیش کی جاتی ہیں۔

4.1:۔ تعلیم و تربیت میں عدم مساوات

بچوں کی تعلیم و تربیت والدین کا اولین فریضہ ہے۔ کچھ والدین تو اس فرض کو بخوبی نبھاتے ہیں لیکن اکثر والدین اس میں کوتاہی برتتے ہیں اور اپنے ہی بچوں کی تعلیم و تربیت میں مساوات کو یکسر فراموش کر دیتے ہیں۔ بیٹوں کو عموماً اچھے اور معیاری سکول میں جبکہ

بیٹیوں کو عام سکول میں داخل کرواتے ہیں یا پھر بیٹیوں کو پڑھاتے ہی نہیں ہیں۔ آپ ﷺ نے اس کے برعکس اولاد کے درمیان عدل و انصاف زور دیتے ہوئے فرمایا:

اعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ[14]

اپنی اولاد کے درمیان انصاف کیا کرو۔

آپ ﷺ نے مطلق اولاد کا لفظ استعمال کیا جس میں بیٹا اور بیٹی دونوں آتے ہیں۔ اب انسان اسے فراموش کر چکا ہے اپنے ہی بچوں کا فیصلہ دوسرے کی رائے سے کیا جاتا ہے اور بچوں کی رائے کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

4.2:۔ تحفے تحائف دینے میں عدمِ مساوات

موجودہ خاندانی نظام جو مختلف مسائل کو شکار ہے وہاں پر وہ خود کی پیدا کردہ روایات کا پابند بھی ہے۔ پہلے بچے کی پیدائش پر ہر گھر میں جشن کا سماں ہوتا ہے۔ عموماً پہلی اولاد یا بیٹے کی سالگرہ دھوم دھام سے منائی جاتی ہے۔ خرید و فروخت کے وقت بھی محبوب نظر بیوی یا بچے کی پسند کی چیزیں خریدی جاتی ہیں۔ جس سے باقی بچوں اور بیویوں میں احساس کمتری، حسد اور کینہ جیسی برائیاں جنم لیتی ہیں۔ آپ ﷺ کی زندگی کا مطالعہ کیا جائے تو آپ ﷺ نے تمام بیویوں کو برابر کے حقوق دیئے اور بچوں کے معاملے میں یہاں تک فرمادیا اگر تم اپنے بچوں کو کوئی تحفہ دینا چاہو تو اس میں بھی عدل کو ملحوظ رکھو۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ حدیث رسول ﷺ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میرے باپ نے اپنے ایک بیٹے کو تحفے میں غلام دیا اور آپ ﷺ کے پاس آپ ﷺ کو بطورِ گواہ رکھنے کے لیے آئے۔ ان کی عرض سن کر آپ ﷺ نے پوچھا:

أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ مَا نَحَلْتَ هَذَا قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ[15]

کیا تم نے اپنے تمام لڑکوں کو ہی غلام تحفے میں دیا ہے جیسا اس کو دیا ہے کہا نہیں، آپ نے فرمایا پھر اسے واپس لے لو۔

آپ ﷺ نے واضح الفاظ میں تمام اولاد کے درمیان مساوات کا حکم دیا اور فرمایا کہ جو چیز ایک کو دو وہ دوسرے کو بھی مہیا کرو۔

4.3:۔ پیار و محبت میں عدمِ مساوات

یہ ایک حقیقت ہے کہ اولاد یا بیویوں میں سے کسی ایک کی طرف زیادہ لگاؤ ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یا تو وہ اولاد یا بیوی لائق فائق ہوتی ہے یا اولاد پہلی ہوتی ہے یا پھر وہ والدین کا احساس کرنے والی ہوتی ہے۔ اسی طرح بیوی بھی یا حسین ہوتی ہے یا ہر مشکل میں شوہر کا ساتھ نبھانے والی ہوتی ہے۔ اگر جملہ اوصاف کی وجہ سے کسی ایک کی طرف لگاؤ ہے تو کوئی پکڑ نہیں لیکن بظاہر بیویوں میں تفریق نہیں کرنی چاہیے اور تمام اولاد کو ایک جیسا ہی سمجھنا چاہیے نہیں تو ان میں حسد، غرور تکبر اور نفرت جیسی برائیاں جنم لیں گی قصہ یوسف علیہ السّلام ہمارے سامنے ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اذْ قَالُوا لَيُوسُفُ وَاخُوهُ اَحَبُّ الٰىٓ اَبِينَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ[16]

جب کہ سب نے کہا کہ یوسف اور ان کا بھائی زیادہ پیارے ہیں ہمارے باپ کو، حالانکہ ہم ایک جماعت ہیں۔

یوسف علیہ السّلام کے بھائیوں کی نفرت کی وجہ حضرت یعقوب علیہ السّلام کا ان کی طرف جھکاؤ تھا حالانکہ حضرت یعقوب علیہ السّلام اللہ کے پیغمبر تھے جن کی طرف سے ناانصافی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا اس کے باوجود آپ علیہ السّلام کی اولاد دو حصوں میں بٹ گئی۔

4.4:۔ تقسیمِ وراثت میں عدم مساوات

اسلام کا نظام وراثت ایک منصفانہ نظام ہے۔ یہ خاندان کی تمام افراد کا وراثت میں حصہ متعین کرتا ہے۔ محض عورت یا بچہ ہونے کی وجہ سے کسی کو وراثت سے محروم نہیں کرتا۔ لیکن موجودہ خاندان ان تعلیمات کو یکسر فراموش کر چکا ہے۔ کہیں پر والدین اولاد کو عاق کر رہی ہے تو کہیں تمام جائداد بیٹوں یا ایک بچے کے نام کر کے بیٹیوں کو بے دخل کر دیا جاتا ہے۔ قرآن اس کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے:

وَتَاْكُلُونَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا وَّتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا[17]

اور میراث کا سارا مال سمیٹ کر کھا جاتے ہو اور مال سے بہت زیادہ محبت کرتے ہو۔

اور ایسے انسان کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا

مَا مِنْ وَالٍ يَلِي رَعِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ[18]

اگر کوئی شخص مسلمانوں کا حاکم بنایا گیا اور اس نے ان کے معاملہ میں خیانت کی اور اسی حالت میں مر گیا تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کر دیتا ہے۔

خاندان کا ذمہ دار فرد یا والدین بھی اپنے گھر، بیوی اور بچوں کے حاکم ہیں اور ان کے ساتھ خیانت کی صورت میں جنت کو حرام اور جہنم کو اپنا ٹھکانہ بنالیتا ہے۔

4.5:۔ بزرگوں کی نافرمانی

عدم مساوات کی ایک وجہ بزرگوں کی نافرمانی بھی ہے۔ عموماً نئی نسل اپنی روایات کو فراموش کر چکی ہے اور بڑوں کے ساتھ اس نسل کا رشتہ بھی مصنوعی اور برائے نام ہے۔ کہیں پر بہو ساس کو برداشت نہیں کر پا رہی تو کہیں اولاد کو والدین کا حکم اور نصیحت بے کار لگتی ہے۔ حالانکہ قرآن نے شدید الفاظ میں اس کی مذمت کی ہے:

وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا[19]

اور ماں باپ سے بھلائی کرنے کا، اگر پہنچ جائیں تمہارے سامنے بڑھاپے کو، ان میں کا ایک یا دونوں، تو مت کہنا انہیں اف، اور نہ انہیں جھڑکنا، اور بولنا ان سے عزت کرنے والی بولی۔

قرآن نے والدین سے حسن سلوک کا حکم دیا ہے۔ بزرگوں کا ساتھ اور تجربہ کسی نعمت سے کم نہیں وہ اپنے بچوں کی بھلائی کے لیے اپنا آپ تک بھول جاتے ہیں۔ صد افسوس کہ انسان نے اسے فراموش کر دیا ہے۔

5:۔عدم مساوات کا تدارک قرآن وسنت کی روشنی میں

قرآن ایک جامع کتاب ہے جس میں ہر مسائل کا حل موجود ہے ۔اگر بلواسطہ کوئی حل نہ ملے تو بحیثیت مسلمان سنت رسول ﷺ ہمارے پاس موجود ہے۔ اس لیے جب بھی انسان کو کسی مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے قرآن و سنت کی طرف رجوع کرتا ہے۔ان میں جگہ جگہ عدل وانصاف اور مساوات کا درس نظر آتا ہے چنانچہ خاندانی نظام میں عدم مساوات کا تدارک قرآن وسنت میں درجہ ذیل نکات سے ظاہر ہوتا ہے:

5.1:۔خاندان کے ساتھ حسن سلوک

اسلام نے خاندان کو خاص اہمیت دی ہے اور ہر ایک کے ایک دوسرے پر حقوق و فرائض متعین کیے ہیں اور آپس میں پیار و محبت اور اخلاص اور اتفاق سے رہنے کی تاکید کی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى [۲۰]

والدین سے اچھا سلوک کرو نیز قریبی رشتہ داروں سے۔

قرآنی آیت میں والدین کے ساتھ اچھے سلوک کا کہا گیا ہے۔ والدین کے بعد رشتہ داروں کا ذکر کر کے ان کی اہمیت کو بتا دیا اور حکم دیا کہ ویسا ہی معاملہ ان کے ساتھ بھی روا رکھو۔پھر حدیث میں واضح الفاظ رشتہ داروں سے تعلق کو جوڑ کر رکھنے کا کہا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ عَلَيْهِ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ [۲۱]

جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے رزق میں اور عمر میں درازی ہو جائے تو اسے چاہیئے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔

درج بالا حدیث سے واضح ہوا کہ رشتے داروں سے تعلق کو قائم رکھنے سے انسان کا رزق وسیع اور عمر دراز ہوتی ہے۔لہذا قرآن و حدیث دونوں ہی خاندان سے حسن سلوک کا درس دے رہے ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر خاندان میں عدم مساوات کا تدارک کیا جا سکتا ہے۔

5.2:۔ اولاد کی تربیت

شروع سے ہی اگر اولاد کی تربیت کی جائے تو خاندان مضبوط اور خوشحال خاندان کہلاتا ہے کیونکہ والدین اپنے بچوں کے بہتر مستقبل کے ہر لمحہ خواہاں ہوتے ہیں۔ انھیں ہر آسائش دینا چاہتے ہیں ہر تکلیف سے دور رکھنا چاہتے ہیں۔ یہاں تک کہ اپنی خوشیاں بھی ان پر قربان کر دیتے ہیں۔ اس کے باوجود بچے اپنے ہی محسن اور پرورش کرنے والے کو بھول جاتے ہیں۔ محمد بن جمیل اس حوالے سے لکھتے ہیں:

"اے تربیت کے خواہاں سب سے پہلے اپنے نفس کی اصلاح کر۔ کیونکہ جس کام کو تُو کرے گا تیری اولاد اسے اچھا خیال کر کے اس پر عمل کرے گی اور جس کام کو تُو ترک کر دے گا تیرے بچے بھی اس کے قریب نہیں جائیں گے اور یقیناً والدین کا بہترین کردار ہی سب سے اچھی اولاد کی تربیت کر سکتا ہے"[۲۲]

معلوم ہوا ہے اگر ایک والدین اپنی اصلاح کر لیں خود برے کاموں سے دور رہیں اپنے کردار کو اعلیٰ اور معیاری بنائیں تو ان کے بچے بھی ان کی طرح اعلیٰ کردار اور اخلاق کے حامل ہوں گے اور برائی کے قریب بھی نہیں جائیں گے۔ بچوں کو بنانے اور بگاڑنے میں سب سے زیادہ کردار ان کے اپنے ہی والدین کا ہوتا ہے۔ طلحہ نظامی صاحب اس حوالے سے یوں لکھتے ہیں:

"اصلاح معاشرے کی عملی محنت میں سب سے پہلی سیڑھی یہ ہے کہ انسان اپنے گھر کی اصلاح کرنا شروع کر دے سب سے پہلے خود کو اسلام کے سانچے میں ڈالے اور بیوی کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کرائے اور احکام اسلام پر عمل کرنے کی تلقین کرے اور اس کے بعد اپنے بچوں کی تربیت شروع سے ہی اسلامی نہج پر کرے کیونکہ یہی تو معاشرے کے افراد ہیں معاشرے کے افراد جب صحیح ہو جائیں گے تو معاشرہ خود بخود صحیح ہو جائے گا"[۲۳]

آپ ﷺ کی زندگی ہمارے سامنے ہے آپ ﷺ گفتو شنید میں، نصیحت میں، برتاؤ میں لوگوں کے مراتب اور ان کی منازل کا خیال رکھتے۔ ہر شخص کے مزاج کو مدنظر رکھ کر اس سے بات کرتے۔ مثلاً ایک مرتبہ ایک شخص آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کرتا ہے یارسول اللہ ﷺ مجھے کوئی نصیحت کیجیئے آپ ﷺ نے فرمایا:

لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ[۲۴]

غصہ نہ ہوا کر پس اس نے بار بار سوال دہرایا آپ ﷺ نے فرمایا کہ غصہ نہ ہوا کر۔

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ متعلقہ شخص غصہ زیادہ کرتا تھا اس لیے اس کی طبیعت کو مدنظر رکھ کر آپ ﷺ نے اسے نصیحت کی۔ والدین جب خود اسلامی تعلیمات پر عمل کریں گئے اور بچوں کی تعلیم و تربیت اسلامی نہج پر کریں گے اور بار بار انھیں نصیحت کریں گے تو ان کی اولاد ان کے لیے باعث فخر ہو گی۔

5.3:۔عزت وتوقیر

خاندان میں مساوات قائم رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ رشتوں کے مراتب کے مطابق ان میں مساوات قائم کی جائے۔ خاندان کے افراد کو چاہیے کہ ایک دوسرے کی بات کو سمجھیں۔ایک دوسرے کی رائے کو اہمیت دیں۔حالات کیسے بھی ہوں ایک دوسرے کا ساتھ نہ چھوڑیں اور سب ایک دوسرے کی عزت کریں۔ہمارے اسلام نے بڑے خوبصورت انداز میں انسان کی عزت و توقیر کا بتایا۔قرآن میں ارشاد ہوا:

وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ۔[۲۵]

اور ہم نے عزت دی ہے آدم کی اولاد کو۔

قصہ حضرت یوسف علیہ السّلام ہمارے سامنے ہے حضرت یوسف علیہ السّلام کے بھائیوں نے آپ علیہ السّلام کو جان سے مارنے کی کوشش کی اپنوں سے جدا کر دیا لیکن حضرت یوسف علیہ السّلام کی اعلیٰ ظرفی دیکھیں کہ وہی بھائی جب بے یار و مددگار ہو کر آپ علیہ السّلام کی بارگاہ میں جاتے ہیں تو نہ صرف آپ علیہ السّلام انھیں نوازتے ہیں بلکہ فرماتے ہیں۔قرآن میں ہے:

لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ[۲۶]

آج کے دن تم پر کچھ ملامت نہیں ہے۔

اگر آپ علیہ السّلام چاہتے تو اپنے بھائیوں کو معاف کرنے کے بجائے سزا دے سکتے تھے۔لیکن آپ علیہ السّلام عام انسان نہیں تھے آپ علیہ السّلام کی اعلیٰ ظرفی تھی کے آپ علیہ السّلام نے اپنے قاتلوں کو بھی معاف کر دیا۔

5.4:۔عدل وانصاف

عدل و انصاف کا اصول ہر ملت و قوم نے پسند کیا اور اپنایا ہے۔غیر مسلم بھی اس اصول پر کاربند ہیں۔لیکن آج جب معاشرہ تنزلی کا شکار ہو تا نظر آرہا ہے تو اس کی وجہ معاشرے کی اکائی یعنی کہ خاندان میں عدل و انصاف کی کمی ہے۔والدین اولاد کے درمیان عدل و انصاف نہیں کر پا رہے اور مرد بھی اپنی بیویوں کے درمیان عدل و انصاف کو قائم نہیں رکھ پا رہے، حالانکہ قرآن واضح الفاظ میں اس کی مذمت کرتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاۗءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً[۲۷]

عورتیں تمھیں پسند آئیں ان سے نکاح کرو دو دو سے اور تین تین سے اور چار چار سے، پس اگر تم کو اس بات کا خوف ہو کہ (کئی بیویوں میں) عدل نہ کر سکو گے تو ایک ہی عورت سے نکاح کرو۔

اور اولاد کے معاملے میں آپ ﷺ نے عدل و انصاف زور دیتے ہوئے فرمایا:

اعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ[۲۸]

اپنی اولاد کے درمیان انصاف کیا کرو۔

قرآن و حدیث میں واضح اور واشگاف الفاظ میں خاندان کے افراد کے درمیان عدل و انصاف کا کہا گیا ہے تاکہ خاندان اور معاشرہ پرامن اور خوشحال ہو اور مساوات کا بول بولا ہو۔

5.5:۔وراثت کی تقسیم

وراثت کی تقسیم قرآن و سنت میں بڑے واضح الفاظ میں بیان کر دی گئی ہے جس میں انسان اپنی طرف سے کوئی کمی پیشی نہیں کر سکتا اور جس کا حق جتنا بنتا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمادیا ہے۔ سورۃ النساء میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"بیٹے کے لیے حق دو بیٹیوں کے حصے کے برابر ہے، پھر اگر صرف بیٹیاں ہوں دو سے زیادہ، تو ان کے لیے دو تہائی ہے ترکہ کا، اور اگر ایک ہو تو اس کے لیے آدھا ہے اور اس کے ماں باپ کے لیے ہر ایک کے لیے چھٹا حصہ ترکہ کا، اگر کوئی اس کی اولاد ہو، اور اگر اس کی اولاد نہ ہو، اور وارث ہوں ماں باپ تو اس کی ماں کا، تہائی حصہ ہے، اور اگر اس کے بھائی بہنیں ہوں تو اس کی ماں کا چھٹا حصہ ہے اور تمہارے لیے آدھا ہے جو ترکہ چھوڑا تمہاری بیبیوں نے اگر ان کے اولاد نہیں، اور اگر اولاد ہے تو تمہارا حصہ چوتھائی ہے"[۲۹]

وراثت کی تقسیم پر آپ ﷺ نے فرمایا:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَرَّثَ جَدَّةً سَدَسا[30].

کہ رسول پاک ﷺ نے دادی و نانی کو چھٹے حصے کا وارث بنایا۔

أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ[۳۱]

میراث اُس کے حق دار لوگوں کو پہنچادو اور جو باقی بچے تو وہ سب سے قریبی مرد کے لیے ہے۔

اگر ان آیات اور آحادیث کو سامنے رکھ کر وراثت تقسیم کی جائے تو یقیناً خاندان میں وراثت صحیح حقدار تک پہنچ جائے۔ لیکن آج کا انسان اپنی مرضی سے وراثت کو تقسیم کر رہا ہے کبھی تمام دولت کسی ایک کے نام کر دی جاتی ہے اور کبھی بیٹیوں کو رواثت سے حصہ نہیں دیا جاتا۔ حالانکہ قرآن و حدیث نے واضح الفاظ میں وراثت کی تقسیم بیان کر دی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس پر عمل کیا جائے تاکہ معاشرے میں عدل و انصاف قائم ہو سکے۔

6:۔نتائج بحث

- ✓ معاشرے کی بنیادی اور اہم اکائی خاندان ہے اور مضبوط اور خوشحال خاندان ہی معاشرے کے استحکام اور خوشحالی ضامن ہے۔
- ✓ کسی بھی خاندان میں خوشحالی کی وجہ میاں بیوی کے آپس کے خوشگوار تعلقات ہیں۔ خاندان اور معاشرے کا سکون اولاد کی اچھی تربیت میں مضمر ہے۔

- ✓ خاندانی نظام میں عدم مساوات کی بہت سے وجوہات اور اسباب ہیں جن میں علم کی کمی، تربیت میں کوتاہی اور بعض معاشرتی رسومات ہیں۔
- ✓ پاکستانی خاندانی نظام میں عدم مساوات کے بہت سے مظاہر اور صورتیں ہیں جن میں بچوں میں تعلیم کے حوالے سے تفریق، تحفے تحائف دینے میں تفریق اور تقسیم وراثت اہم ہیں۔
- ✓ قرآن وسنت کی بنیادی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر خاندان سے عدم مساوات کا تدارک کیا جا سکتا ہے۔
- ✓ اولاد کے درمیان انصاف کر کے، بڑوں کی عزت و توقیر، تقسیم وراثت کے اسلامی اصولوں کو اپنا کر اور افراد خانہ میں عدل و انصاف کر کے خاندانی نظام کو بہتر اور مثالی بنایا جا سکتا ہے۔

حواشی وحوالہ جات

[1] القرآن(۴۸:۱۳)

[2] ماوردی،أبو الحسن علي بن محمد بن محمد بن حبيب البصري ، تفسير الماوردي،النكت والعيون(،بيروت لبنان ،دار الكتب العلمية ،۲۰۱۰ء)۳۳٦/٥

[3] احمد بن حنبل، مسندِ احمد (لاہور، مکتبہ رحمانیہ، ۱۴۲۲ھ)ح ۴۱۱۵

[4] دہلوی، سید احمد، فرہنگ آصفیہ لاہود (رفاعہ عامہ پریس ۱۹۰۰ء)۲/ ۱۷۹

[5] فیروز آبادی، مولوی فیروز الدین، فیروز اللغات (لاہور، فیروز سنز لمیٹڈ، س.ن)ص ۵۸

[6] زبیدی، محمد بن عبد الرزاق، تاج العروس من جواہر القاموس (دار الہدایہ، ۱۴۲۳ھ)۱۰/ ۵۱

[7] الموسوعة الفقهية الكويتية (مصر، مطابع دار الصفوة ١٤٢٧ هـ،٤)/٢٢٣

[8] القرآن(۴:۵)

[9] القرآن(۱۳:۳۸)

[10] علوی، ڈاکٹر خالد، اسلام کا معاشرتی نظام (لاہور، المکتبۃ العلمیۃ ۱۹۹۸،)ص ۸۳

[11] عمری، جلال الدین نصر، اسلام کا عائلی نظام (لاہور، البدر پبلیکیشنز ۱۹۸۳ء)ص ۹

[12] رضیہ مدنی، تربیت اولاد (لاہور، اسلامک انسٹیٹوٹ، ۲۰۲۱،)ص ۱۹

[13] شبیر حسین، روحانی مسرت جسمانی قوت (لاہور، مکتبہ داستان لمٹیڈ، ۱۹۸۱ء)ص ۱۴۹

[14] أبو داود،سليمان بن اشعث، سنن ابی داود (لبنان،دارالفکر ، ۱۴۱۴ھ) كتاب الإجارة ،باب فِي الرَّجُلِ يُفَضِّلُ بَعْضَ وَلَدِهِ فِي النُّحْلِ ،ح٣٥٤٤

[15] ترمذی، محمد بن عيسىٰ سنن الترمذي (رياض، مكتبہ دارالسلام ١٩٩١ء)كتاب الأحكام عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ،باب ما جاء فِي النُّحْلِ وَالتَّسْوِيَةِ بَيْنَ الْوَلَدِ ح١٣٦٧،

[16] القرآن(۱۲:۸)

[17] القرآن(۹۸:۲۰،۱۹)

[18] بخاری،محمد بن اسماعيل،الجامع الصحيح (بيروت،دار إحياء التراث العربي، ١٤٢٢هـ)كتاب الأحكام ، بَابُ مَنِ اسْتُرْعِيَ رَعِيَّةً فَلَمْ ينصح،ح:٧١٥٧

[19] القرآن(۲۳:۱۷)

[20] القرآن(۳۶:۴)

[21] الجامع الصحيح ، كتاب الأدب ، بَابُ مَنْ بُسِطَ لَهُ فِي الرِّزْقِ بِصِلَةِ الرَّحِمِ ،ح٥٩٨٦

[22] زینو، محمد بن جمیل، مترجم (ابو القاسم حافظ محمود تبسم)،اسلام میں بچوں کی تعلیم وتربیت والدین اور اساتذہ کی ذمہ داریاں(لاہور حدیبیہ پبلی کیشنز،۲۰۰۴ء) ص۴۳

[23] نظامی، مفتی محمد طلحہ، اولاد کی تربیت کیسے کریں، (راولپنڈی، مکتبہ عثمانیہ،۲۰۱۰ء) ص۳

[24] الجامع الصحيح ،كتاب الأدب ، -بَابُ الْحَذَرِ مِنَ الْغَضَبِ :ح٦١١٦

[25] القرآن(۷۰:۱۷)

[26] القرآن(۹۲:۱۲)

[27] القرآن(۳:۴)

[28] سنن ابی داود ، كتاب الإجارة ،باب فِي الرَّجُلِ يُفَضِّلُ بَعْضَ وَلَدِهِ فِي النُّحْلِ ح٣٥٤٤،

[29] القرآن(۱۱،۱۲:۴)

[30] ابن ماجہ،محمد بن يزيد القزويني، سنن ابن ماجہ (بیروت لبنان،دارالفکر ، ۱۴۱۴ھ) كتاب الفرائض، بابُ : مِيرَاثِ الْجَدَّةِ ،ح٢٧٢٥

[31] الجامع الصحيح، كتاب الفرائض، باب ميراث الولد من أبيه وأمه،ح٦٣٥١